بس یہی ان کا حال ہے کہ اگر اپنے (تقلید) پر وُہ ناز کرتے ہیں، تو یہ ان کی سمجھ کا قصور ہے۔ آپ کو اُن پر ترس آنا چاہیے اور دُعا کرنا چاہیے کہ اللہ اُن کو آنکھیں دے۔

غیر مقلد:۔۔۔ جو حضرات کتاب و سنّت کے حوالے اور سند کے بغیر کسی کی بات نہیں مانتے (بشرطیکہ وہ صحیح ہوں) یہ ان کو غیر مقلد کہتے ہیں، یہ لوگ ان کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ اب آپ غور فرمائیں، یہ عدمِ تقلید گالی ہے یا نسبتِ عظمیٰ؛

(۲)

تمباکو نوش امام

اوکاڑہ سے محمد حسین صاحب ظاہری لکھتے ہیں:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ تمباکو نوش اور تمباکو خور کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟ خصوصاً ماہِ رمضان میں نماز تراویح کے لیے امام مقرر کرنا۔ اس مسئلہ کی قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔

الجواب:

تمباکو نوشی کی شرعی حیثیت میں شدید اختلاف ہے، علماء کے ایک طبقہ کے نزدیک اس کا پینا حرام ہے، لیکن اس کے باوجود ان کا کہنا ہے کہ ایسے شخص کو مستقل امام تو نہیں بنانا چاہیے، اگر نماز کہیں پڑھنی پڑ گئی یا کسی نے اتفاقاً پڑھ لی اور اسے پھر پتہ چلا کہ یہ امام صاحب، تمباکو نوش تھے تو نماز ہوگئی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بر گذشتہ صلوٰۃ آئندہ را احتیاط!

دوسرے گروہ کے نزدیک اس کا پینا مکروہ ہے ۔۔۔۔ مکروہ تحریمی یا تنزیہی؟ اس میں بھی دو رائیں ہو گئی ہیں۔

علمائے امت کی ایک جماعت کے نزدیک اس کا پینا مباح ہے۔ احناف کی معتبر کتاب ردّ المحتار میں اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو رد المحتار ص $\frac{406}{5}$)

صحیح یہ ہے کہ : یہ مباح بھی نہیں اور نہ مکروہ تنزیہی ۔۔۔ بلکہ مکروہ تحریمی ہے ۔۔۔ اگر یہ دیکھا جائے کہ یہ اس طبقہ کا شعار بھی ہے جس کی اکثریت کو عوام کالانعام اور لچر و تصور کیا جاتا ہے تو یہی کہنا پڑے گا کہ یہ حرام سے قریب تر فتنہ ہے ۔۔۔ بالخصوص ان حضرات کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے جو کسی درجہ میں بھی مسلم معاشرہ میں دینی پلیشوا سمجھے جاتے ہیں۔

اس لیے جن حضرات کو اس کا روگ لگ گیا ہے۔ انکو قطعاً امام نہیں بنانا چاہیے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے جس طرح نشہ آور شے سے منع کیا ہے اسی طرح جو چیز قلب و دماغ اور دوسرے قابلِ ذکر اعضاء میں استرخاء اور تفتیر (یعنی فتور) پیدا کر دیتی ہے۔ اس سے بھی نہی فرمائی ہے:

" نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَّمُفَتِّرٍ "

(ابوداؤد، باب ماجاء فی السکر)

" قَالَ الشَّوْكَانِيُّ فِي بَعْضِ فَتَاوَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَالِحٌ لِلْاِحْتِجَاجِ بِهٖ لِاَنَّ اَبَا دَاوٗدَ سَكَتَ عَنْهُ " (عون المعبود ص ۳/۳۷)

باقی رہے وہ جوڑ توڑ جو تمباکو کے حامیوں نے تخلیق کیے ہیں ہم ان کو تارِ عنکبوت سے بھی کمزور تصور کرتے ہیں۔ اگر کبھی ان مباحث کو چھیڑا گیا تو ہو سکتا ہے کہ ہم بھی اس سلسلے میں مزید کچھ عرض کر سکیں۔ واللہ اعلم!

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ

کوئی بدبخت جب حدِّ شریعت پار کرتا ہے!

کوئی بھی اہلِ دنیا کو، جو دل سے پیار کرتا ہے
وہ گویا دشمنِ خوابیدہ کو بیدار کرتا ہے!

عمل صالح بشر کو خلد کا حقدار کرتا ہے
عمل طالح بشر کو ہمکنارِ نار کرتا ہے

خلافِ دیں کوئی سازش پسِ دیوار کرتا ہے
خدائے پاک اُسے رُسوا سرِ بازار کرتا ہے

گزرتا ہے کوئی جب آبلہ پا دشتِ الفت سے
فضائے دشتِ الفت کو وہ لالہ زار کرتا ہے

سمجھتا ہے سعادت وہ رہِ حق میں صعوبت کو
بیاں حق بات مردِ حق سرِ دربار کرتا ہے

وہ بے شک لائقِ عفو و کرم ہے دونوں عالم میں
ندامت سے جو اپنے جرم کا اقرار کرتا ہے!

بشر کس درجہ ناداں ہے گناہوں کی عفونت سے
بدن کے ساتھ اپنی رُوح بھی بیمار کرتا ہے

سمجھتا ہے جسے غمخوارِ جاں ہمدردِ جاں اپنا
اسی سے اپنے غم کا ہر کوئی اظہار کرتا ہے

فرشتے تھرتھرا اُٹھتے ہیں ساتوں آسمانوں پر
کوئی مومن کسی مومن سے جب تکرار کرتا ہے

اسے اپنی طرف نارِ جہنم کھینچ لیتی ہے!
کوئی بدبخت جب حدِّ شریعت پار کرتا ہے

خدا کے قہر کو آواز دیتا ہے وہ اے عاجزؔ
جو انکارِ پیاماتِ بشیر ابرار کرتا ہے!